مسیحائے قلب
سجل سعید
ناولز حب ویب اسپیشل
ناولز حب
NovelsHub
www.Novelshub.pk

اس ناول کے تمام جملہ حقوق ناولز حب کے نام محفوظ ہیں۔ "مسیحائے قلب از قلم سجل سعید" صرف اور صرف ناولز حب کے لئے لکھا گیا ہے۔ کسی بھی فرد یا ادارے کو اس کی اشاعت کا اختیار نہیں۔
ایسا کرنے والے کی خلاف کانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی ہے

ناولز حب انتظامیہ

حصہ ا

سفید یونیفارم میں ملبوس کندھے پر بیگ لٹکائے وہ کالج کے مین گیٹ کے پاس کھڑی نظر سامنے سڑک پر رکھے ہوئے تھی، جہاں سے اسے گھر سے لینے آنا تھا۔۔

چہرے پر مضطراب اور تھکاوٹ کے آثار واضح تھے۔۔کافی راہ تکنے کے بعد بیگ گود میں رکھتی وہ گیٹ کے پاس پڑے چوکیدار کے سٹول پر بیٹھ گئی۔۔

سہیلیاں کب کی جاچکی تھیں، جانے کہاں رہ گئے۔۔ بھول گئے کہ ایک عدد بیٹی کالج بھی گئی ہے۔۔
منہ بنائے سوچتی وہ سخت ناراض لگتی تھی۔۔
اپنی سوچوں میں مگن وہ نظریں خالی گراؤنڈ پر رکھے ہوئے تھی جب چوکیداد کی آواز نے اسے خیالوں سے کھینچ نکالا تھا۔۔

"بیٹا جی۔۔ آپکے والد باہر آگئے ہیں۔۔"
انکی بات پر مسکراتی وہ بیگ کندھے پر لگائے باہر کی جانب بڑھی جہاں ابو موٹر سائیکل پر بیٹھے نظریں گیٹ پر

www.Novelshub.pk

ٹکائے ہوئے تھے، چہرے پر پریشانی کے آثار بھی تھے، جو گیٹ سے نکلتی اپنی بیٹی کو دیکھتے ہی مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔۔

"السلام وعلیکم۔۔"

منہ بنائے سلام کرنے پر آیاز صاحب کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔ معذرت ٹائر پنکچر ہو گیا تھا۔۔ بس وہی لگواتے تھوڑا وقت لگ گیا۔۔"

"ابو۔۔ آدھا کالج خالی ہو چکا ہے۔۔ آپ کو پتا تو ہے کتنی تھکاوٹ ہو جاتی ہے اس وقت۔۔"

ناراضگی ہنوز قائم تھی

"میرے بچے آئندہ خیال رہے گا۔۔ اب ناراضگی چھوڑو اور بیٹھ جاؤ۔۔ گھر چلتے ہیں۔۔"

"کتنی مرتبہ آپ سے کہا ہے۔۔ میں لوکل ہی آجایا کروں گی۔۔ چھوٹی بچی تھوڑی نہ ہوں اور پھر کالج بھی تو کوئی دور نہیں ہے۔۔"

بیگ ابو کے آگے رکھتی وہ انہیں تھامے بائیک پر سوار ہو گئی۔۔

"بلکل نہیں۔۔ میرے ہوتے ہوئے میرا بچہ لوکل دھکے کیوں کھائے۔۔"

www.Novelshub.pk

"آپکے آرام کیلیئے ہی کہہ رہی ہوں ابو۔۔ صبح دوپہر آپکو میرے لئے سفر کرنا پڑتا ہے۔۔"

لہجے میں فکر مندی عیاں تھی۔۔ابو ہولے سے مسکرا دیے۔۔

"تمہارے لئے میں ہر وقت حاضر ہوں میری جان۔۔بس تم اچھے سے پڑھو اور جانتی ہو ناں ایسا میں کیوں کہہ رہا۔۔؟"

"جی جی تاکہ میں ڈاکٹر بن سکوں۔۔ انشاءاللہ میں اپنے پیارے ابو کا خواب ضرور پورا کروں گی۔۔"

مسکرا کر بولتے اسکا لہجہ مستحکم تھا۔۔

آیاز صاحب نے مسکراتے بائیک گھر کی جانب ڈال دی۔۔

******

گھر کی خاموشی دیکھتے اسے تعجب ہوا تھا۔۔ عموماً بھی انکے ہاں خاموشی ہی ہوا کرتی تھی۔۔چار لوگوں کا تو پورا خاندان تھا۔۔

بھائی سارا دن جاب پر ہوتا تھا،ابو یوں بھی اتنا بولنے کے عادی نہیں تھے۔۔ایک وہ تھی جو کتابوں سے سر اٹھا کر کچھ خاموشی کو توڑتی تھی۔۔

"تم ہاتھ منہ دھو لو میں کھانا نکال دیتا ہوں تمہارے لئے۔۔"

ابو کی آواز پر بھنویں اچکائے مڑی۔

"بھابھی کہاں ہیں۔۔"

"وہ اپنی امی کی طرف گئی ہے۔۔"

ابو کی جواب پر اس نے آنکھیں گھمائی تھیں۔۔

"دوسرے روز ہی امی کی طرف۔۔ کھانا کس نے بنایا۔۔"

"کوئی بات نہیں اسکی امی کی صحت کچھ خراب تھی اسلئے چلی گئی۔۔ اور کھانا باہر سے لایا ہے۔۔"

مسکراہٹ ہنوز برقرار رکھے وہ اسے بتا رہے تھے۔۔

"آپ آرام کریں ابو۔۔ میں خود کھالوں گی کھانا۔۔ آپ کھا چکے ہیں ناں۔۔"

"ہاں میں کھا چکا ہوں۔۔"

جواب سنتی وہ سر ہلائے اپنے کمرے کی جانب فریش ہونے کی غرض سے بڑھ گئی۔۔

امی کی وفات اسکے بچپن میں ہی واقع ہو گئی تھی۔۔ تب سے اسے آیاز صاحب نے پالا تھا۔۔ حیدر کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد جاب لگتے ہی آیاز صاحب نے اسکی شادی حیدر کے ماموں کے ہاں سے کروادی۔۔

فریش ہونے کے بعد اس نے ابو کے کمرے کی جانب رخ کیا۔۔ دروازہ ہلکا سا وا کئے منہ اندر کرنے پر نظر کروٹ لئے ابو پر پڑی۔۔ غالباً وہ آرام کر رہے تھے۔۔ دروازہ ساتھ لگاتے وہ مڑ گئی۔۔ ایک نظر کچن کی جانب ڈالتی وہ کھانا کھانے کا ارادہ ترک کرتی واپس کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

امتحانات میں کچھ ہی وقت بچا تھا۔۔ اور وہ دل و جان سے تیاری میں مصروت تھی۔۔ ذہن میں بس ایک ہی بات فٹ کر رکھی تھی کہ ابو کا خواب پورا کرنا ہے۔۔ ایک اچھی ڈاکٹر بننا ہے۔۔

ظہر کی نماز میں چند وقت ہی بچا تھا۔۔ خیال آتے ہی فوراً وضو کئے اس نے نماز ادا کی۔۔

دعا کے بعد جائے نماز طے کئے وہ بیگ لئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

ایک نظر پڑھائی کیلئے بنائے گئے ٹائم ٹیبل پر نظر ڈالے وہ اب مکمل کتابوں میں غرق ہو چکی تھی۔۔

ناولز حب

****

عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے سے نکلی۔۔ کچن سے آتی آوازوں سے پتا چل رہا تھا کہ بھابھی واپس آ چکی ہیں۔۔

رخ ابو کے کمرے کی جانب تھا۔۔ جہاں وہ ٹی-وی لگائے خبریں دیکھنے میں مگن تھے۔۔

"ابو کھانا کھا لیا۔۔"

شہر بانو کی آواز پر چونک کر اسکی جانب دیکھا جو ڈوپٹہ سر پر لپیٹے کھڑی ان سے کھانے کے متعلق پوچھ رہی

www.Novelshub.pk

تھی۔۔

"نہیں۔۔ تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔ لے آؤ اب کھا لیتے ہیں۔۔"

سر ہلاتی وہ کھانا لینے کی غرض سے کچن کی جانب چل دی۔۔

کچن میں داخل ہوتے ہی نظر موبائل پر مصروف بھابھی پر پڑی جو چولہے کے پاس کھڑیں غالباً چائے کو ابالا آنے کے انتظار میں تھیں۔۔

سلام کرتی وہ برتن لئے اپنے اور ابو کیلئے کھانا ڈالنے لگی۔۔

"کچھ باہر بھی جھانک لیا کرو۔۔ مغرب کی آئی ہوں اور تم اب کمرے سے نکل رہی ہو۔۔"

موبائل سے نظریں اٹھائے بولی۔۔

"میں تو پڑھ رہی تھی۔۔ آپ کون سا مجھے بتانے آ گئیں۔۔"

پانی کی بوتل بھرتے اس نے سکون سے جواب دیا۔۔

"مجھے لگا تم مصروف ہو گی۔۔ پڑھائی کر رہی ہو گی۔۔"

www.Novelshub.pk

"جی واقعی میں مصروف تھی۔۔"

گلاس ڈش میں رکھتی ایک مسکراتی نظر عروج پر ڈالتی وہ کچن سے نکل گئی۔۔

پیچھے کھڑی عروج نے آنکھیں گھمائی تھیں۔

"ہر وقت کتابوں میں سر دیے رہتی ہے جیسے کہیں منسٹر لگنے کے ارادے ہوں۔۔ یہ نہیں کہ تھوڑا ہاتھ ہی بٹا لوں۔۔ پکانے کیلئے مفت جو ملی ہوئی ہے۔۔ بس ڈالو اور کھاؤ۔۔"

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی وہ چائے مگ میں انڈیلتی موبائل اور چائے کا مگ تھامتی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔

****

"پڑھائی کیسی چل رہی ہے۔۔"

کھانے کے دوران نوالہ شہربانو کے منہ میں ڈالتے سوال کیا۔۔

"بہت اچھی ابو۔۔ بس دعا کریں اچھے نمبروں سے کامیاب ہو جاؤں میں۔۔"

مسکرا کر جواب دیا تھا۔۔

"میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔۔ مگر خود کو اتنا تھکاؤ بھی مت۔۔ آرام بھی ضروری ہے پڑھائی کے ساتھ۔۔"

پانی کا گلاس اسکے ہاتھ میں تھماتے مسکرا کر تنبیہ کی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

"اچھا ابو۔۔اگر میں اینٹری ٹیسٹ پاس نہ کر سکی تو۔۔مجھے ایڈمیشن بھی نہیں مل سکے گا۔۔اور میں ڈاکٹر بھی نہیں بن سکوں گی۔۔"

برتن پاس پڑے میز پر رکھتے شہر بانو نے سوال کیا۔۔

"تو کوئی بات نہیں۔۔میں اپنی بانو کو پرائیویٹ ڈاکٹر بنا دوں گا۔۔"

شہر بانو انکی بات پر کھل کر مسکرا دی۔۔

"خود کو بیچیں گے یا اس گھر کو۔۔"

بیڈ سے اٹھتے اس نے ابو کی بات کو ہنسی میں اڑایا تھا۔۔

"کچھ بھی کرنا پڑا۔۔اپنی بیٹی کو ڈاکٹر ضرور بناؤں گا۔۔تمہاری امی کہا کرتی تھیں۔۔اپنی بیٹی کو لیڈی ڈاکٹر بناؤں گی۔۔"

پرانی باتیں یاد کرتے وہ آسودگی سے مسکرا دیے۔۔

برتن پکڑے دروازے کی طرف جاتی شہر بانو نے مڑ کر انکی جانب دیکھا۔۔

"جانتی ہوں ابو۔۔"

ہر دفعہ کی بتائی بات کو سنتے وہ مسکراتی نظر ان پر ڈالتی کمرے سے نکل گئی۔۔

www.Novelshub.pk

****

سر سبز لان میں بہار کا موسم معلوم ہوتا تھا۔۔کیاریوں میں لگے رنگ برنگے خوبصورت پھول لان کی دلکشی کو مزید بڑھا رہے تھے۔۔یقیناً گھر کے مکین لان سے خاص انسیت رکھتے تھے۔۔

لان کے وسط میں پڑی کرسیوں میں سے ایک پر ادھیڑ عمر نفیس سی خاتون براجمان تھیں۔۔سر پر ڈوپٹہ اوڑھے شال ایک کندھے پر لے رکھی تھی۔۔

شفیق سا چہرہ جس پر ہمہ وقت مسکراہٹ نظر آتی تھی۔۔

ایک ہاتھ میں چائے کا کپ جبکہ دوسرے میں فون پکڑے کسی کا نمبر ڈائل کیا جا رہا تھا۔۔

نمبر ملتے ہی کال ملائے فون کان سے لگایا۔۔

غالباً دوسری طرف کال اٹھالی گئی تھی۔۔مقابل کی آواز کانوں میں پڑتے ہی کھلی ہوئی مسکراہٹ روزینہ بیگم کے چہرے پر چھائی تھی۔۔

"الحمدللہ۔۔میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔آپ کیسے ہیں اور میٹنگ کیسی رہی آپکی۔۔"

پیار بھرا انداز تھا۔۔

www.Novelshub.pk

"ارے۔۔ آپ میری فکر مت کریں۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ صحت طبیعت بھی ٹھیک ہے۔۔ آپ اپنا خیال رکھیں بس اور جلد واپس آنے کی کوشش کریں۔۔"

مقابل کا جواب سنتیں وہ مسکرائی تھیں

"جی آپکی یاد بھی آرہی تھی اور کچھ فیکٹری کا کام آپ سے ڈسکس کرنا چاہتی تھی۔۔"

مقابل کے جواب میں وہ بولیں۔۔

"اوکے۔۔ اپنا خیال رکھیے گا۔۔ اللہ حافظ۔۔"

مسکرا کر الوداع کرتیں وہ فون میز پر رکھتیں دوسرے ہاتھ میں پکڑی چائے کی جانب متوجہ ہوئیں جواب ٹھنڈی ہو چکی تھی۔۔

ناولز حب

سر نفی میں ہلاتیں وہ فون پکڑے کرسی چھوڑ کر کھڑی ہوتیں گھر کے اندرونی حصے کی جانب چل دیں۔۔

****

"آپ کو کیا لگتا ہے مسٹر عبداللہ۔۔ اس سال کا کانٹریکٹ کس پاکستانی برینڈ کو جائے گا۔۔"

ہوٹل گرینڈ حیات کے وسیع و عریض میٹنگ روم میں بیٹھے فیروز نعمان نے دوبئی کے معروف عود برینڈ کے مالک عبداللہ علی کو مخاطب کیا۔۔

www.Novelshub.pk

میٹنگ شروع ہونے میں وقت تھا۔۔ جس کی بنا پر سب مالکان اپنی اپنی پریزینٹیشن کی تیاری میں مصروف دکھائی دیتے تھے۔۔

"میٹنگ کے اختتام سے پہلے کچھ نہیں کہا جا سکتا مسٹر فیروز۔۔"

"ایسا ہی ہے مگر۔۔ گزشتہ کئی سالوں سے آپ ایک ہی برینڈ کے ساتھ کانٹریکٹ میں ہیں۔۔ اسی لئے پوچھ لیا۔۔ کئی اس مرتبہ بھی تو ہم خالی ہاتھ نہیں رہنے والے۔۔"

سگار کا کش بھرتے جتانے والی مسکراہٹ عبداللہ علی کی جانب پھینکی تھی۔۔

عبداللہ علی اسکی طنز میں کی گئی بات پر مسکرا دیا۔

"وہ برینڈ اگر ہمارے ساتھ منسلک ہے تو وجہ انکی قابلیت ہے۔۔ فیورٹزم کی بنیاد پر ہم کوئی کانٹریکٹ نہیں کرتے یہ آپ اور یہاں موجود ہر شخص اچھے سے جانتا ہے۔۔"

آرام سے جواب دیتے وہ فیروز نعمان کو قدرے بے آرام کر چکا تھا۔۔

"قابلیت تو یہاں موجود ہر شخص میں موجود ہے سمیت ہمارے۔۔ ہاں وہ بات الگ ہے کہ۔۔ عبداللہ علی کسی اور کو دیکھنا نہیں چاہتے۔۔"

ناولز حب

www.Novelshub.pk

"فیروز نعمان۔۔ پھر آپ یہی سمجھ لیجئے کہ یہ انکی قسمت ہے جو وہ ہمارے ساتھ ہر سال منسلک ہو جاتے ہیں۔۔"

سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے وہ کرسی چھوڑے سربراہی سیٹ کی جانب بڑھ گئے۔۔

پیچھے بیٹھے فیروز نعمان نے برداشت کی صورت مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔

****

کھٹکے کی آواز پر انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔ شہر بانو کمرے میں داخل ہوئے اب دروازہ بند کر رہی تھی۔۔

اسے دیکھتے ہی انکے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

اسکا کمرہ الگ تھا جہاں وہ بیٹھ کر صرف پڑھائی کرتی تھی۔۔ کھانا سونا اسکا یہاں ابو کے ساتھ ابو کے کمرے میں ہی تھا۔۔

ابو کے کمرے میں اپنے لئے ایک الگ سے چارپائی ڈال رکھی تھی۔۔

"مجھے لگا آج تم اپنے کمرے میں ہی سو گی۔۔"

چارپائی پر بیٹھتے ابو کی آواز سنائی دی۔۔

"ایسا ممکن ہے کیا۔۔ اور آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں۔۔"

www.Novelshub.pk

"ہاں بس۔۔ نیند نہیں آرہی تھی۔۔اب شائد آجائے گی۔۔"

مسکراتے لہجے میں کہی بات پر شہر بانو بے ساختہ مسکرادی۔۔

اپنی جگہ سے اٹھتی بیڈ کی جانب بڑھی جہاں ابو کروٹ لئے دراز تھے۔۔

انکی پشت سے ہی آگے کو ہوتے انکے سر کو چوما تھا۔۔

"سوجائیں اب۔۔کافی دیر ہوگئی ہے۔۔"

بیٹی کی تنبیح پر مسکراتے انہوں نے آنکھیں موندلیں۔۔

واپس اپنی جگہ پر لیٹے، لحاف اوڑھے وہ چھت پر نظریں رکھے ہوئے تھی۔۔

زندگی کا محور صرف اور صرف ابو ہی تھے۔۔بھائی تو کب کا بیوی کا ہو چکا تھا۔۔اور ابو کے ہوتے وہ بھائی کے آگے کسی چیز کی فرمائش نہیں کرتی تھی۔۔

بھابھی تو بقول شہر بانو کے خوب میسنی فطرت کی مالک تھیں جو ان کے سامنے کچھ اور بھائی کے سامنے کچھ ہوتی تھیں۔۔

مگر وہ بھی شہر بانو تھی۔۔ایک کا جواب دو سے دینے والی۔۔

www.Novelshub.pk

ایک ابو تھے جو اسے سمجھاتے رہتے تھے۔۔ بھلا غلط کو جواب نہیں دو گے تو کس کو دو گے۔۔انتظار کرو گے کہ کب وہ منہ کو آپڑیں۔۔

امی کی بھتیجی تو تھی ہی چالاک فطرت کی۔۔اب کیا اسکے سامنے منہ سی دیں۔۔ ہونہہ

ذہن میں آئی ہر بات کو جھٹک کر ایک نظر ابو کی جانب دیکھتے اس نے سونے کی خاطر آنکھیں موند لیں۔۔۔

****

"شہر بانو۔۔ میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔ یہ کتابیں میرا ذہنی توازن بگاڑ کر رکھ دیں گی۔۔"

کتاب زور سے بند کرتی ایشال نے منہ بنائے دہائی دی تھی۔۔

شہر بانو اسکی ایکٹنگ پر کھل کر ہنس دی۔۔

ناولز حب

"نہیں موت آتی تمہیں۔۔ کچھ وقت رہ گیا ہے امتحان میں بس۔۔ سارا سال موج ہی کی ہے۔۔ اب دل لگا کر پڑھ لو۔۔"

"اس عمر میں کسی خوبرو نوجوان سے دل لگانے کی بجائے میں کتابوں سے دل لگالوں۔۔"

اسکی بات سنتے شہر بانو کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔ ہاتھ میں پکڑی کتاب زور سے اسکے کندھے پر دے ماری۔۔

"خوبرو نوجوان ان پڑھ سے دل نہیں لگائے گا۔۔ اسلئے پڑھ لو۔۔"

www.Novelshub.pk

"صرف تمہاری خاطر دماغ کھپا رہی ہوں۔۔ ورنہ تم جانتی ہو مجھے ڈاکٹر بننے کا ایک پرسنٹ بھی شوق نہیں ہے۔۔"

"مجھے کون سا یقین ہے کہ میں ڈاکٹر بن ہی جاؤں گی۔۔ لیکن کوشش تو کرنی چاہیے ناں۔۔ اور یہ کوشش میں تمہارے ساتھ کرنا چاہتی ہوں۔۔"

ہاتھوں میں کتاب تھامے، نظریں ایشال پر رکھے مسکرا کر بولی۔۔

"تم تو پکا ڈاکٹر بنو گی میری جان۔۔ اتنا پڑھ پڑھ کر دیکھو ذرا گھِس گئی ہو۔۔ بلکل نہیں لگتا تم ایف-ایس-سی کی سٹوڈنٹ ہو۔۔"

ہنسی دبائے ایشال نے شہر بانو کے پانچ فٹ کے قد کو نشانہ بنایا تھا۔

"بس اب شروع مت ہو جانا۔۔ تمہاری طرح شتر مرغ والی گردن نکال کر جالے نہیں صاف کروانے تھے۔۔ تبھی اللہ نے مناسب قد سے نوازا ہے۔۔"

سامنے بھی شہر بانو بی بی تھیں۔۔

"ہاں۔۔ مناسب سے تھوڑا نیچے۔۔"

کھل کر مسکراتی وہ کوئی بھی جوابی کاروائی سے پہلے ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

www.Novelshub.pk

"ایشال کی بچی۔۔بیٹھ جاؤ۔۔یہ چیپٹر مکمل کرنا ہے۔۔"

بھاگنے کے چکر میں کھڑی ایشال کو دیکھتے شہر بانو نے آنکھیں نکالی تھیں۔۔

"بہن بس۔۔خالی پیٹ اور نہیں پڑھا جا رہا۔ چلو کینٹین کا چکر لگا آئیں۔۔پھر پکا ایک کی بجائے دو چیپٹر کریں گے۔۔"

منہ بنائے بھوک کی دہائی دی تھی۔۔

"کر ہی نہ لو تم دو چیپٹر۔۔"

کتابیں سمیٹ کر بیگ میں رکھتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

اسے اٹھتا دیکھ ایشال مسکرا دی۔۔

ناولز حب

ایک ہی کالونی میں رہنے کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بچپن کی سہیلیاں بھی تھیں۔۔ایک دوسرے کے غم و خوشیوں کی ساتھی۔۔

ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے انکا رخ اب ایشال کی پسندیدہ جگہ مطلب کینٹین کی جانب تھا۔۔

****

www.Novelshub.pk

آفس میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھا وہ سر کرسی کی پشت پر رکھے، نظریں آفس کی سیلنگ پر ٹکائے گہری سوچوں میں مگن تھا۔۔

ہلکے سے کرسی کو بھی دائیں بائیں ہلایا جا رہا تھا۔۔

آسمانی رنگ کی چیک شرٹ پر بلیو ٹائی اور بلیو ہی ڈریس پینٹ پہنے ہوئے تھا۔۔متناسب جسامت کا مالک اور کلین شیو کے ساتھ بھی وہ اچھا لگتا تھا۔۔

ہاتھ باہم جوڑے سینے کے قریب رکھے تھے۔۔

"سر۔۔یہ فائل دیکھ لیں ایک مرتبہ۔۔میں چیک کر چکا ہوں۔۔"

فائل زور سے ٹیبل پر رکھنے کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا۔۔

سامنے کھڑے، موٹے چشمے کے ساتھ نوید کو دیکھتے اس نے دانت کچکچائے تھے۔۔

"تمیز بھی نظر کے ساتھ کمزور ہو گئی ہے۔۔ناک نہیں کر سکتے تھے آنے سے پہلے۔۔"

سوچوں سے نکلنے پر قدرے بدمزدگی چھائی تھی۔۔

"سر پورے پانچ مرتبہ ناک کیا تھا۔۔مگر آپ علامہ اقبال بنے جانے کون سی نئی قوم کے خواب دیکھ رہے تھے۔۔"

www.Novelshub.pk

"تو ایک مرتبہ اور بجا دیتے کیا پتا چھٹی مرتبہ سن ہی لیتا۔۔ اور یہ تم زیادہ نہیں بولنے لگ گئے۔۔ سدھر جاؤ مجھے کام کے معاملے میں نان سیریس لوگ نہیں پسند۔۔"

"سر ہم تو کر رہے ہیں کام۔۔ آپ ہی سوچوں میں مگن رہتے ہیں۔۔"

نظریں فائل پر رکھے وہ اب بھی بولنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔

"نکلو۔۔ چلو رفو چکر ہو جاؤ۔۔ ورنہ یہ چشمہ دانت سمیت توڑ دوں گا۔۔"

فائل اپنی طرف گھسیٹ کر کھولتے تنبیہ کی تھی۔۔

"سر۔۔ باس کب آئیں گے۔۔"

نوید کے سوال پر سیف نے بھنوئیں اچکائے اسکی جانب دیکھا۔۔

"میں ہر نماز کے بعد انکی جلد واپسی کی دعا کر رہا ہوں۔۔ تاکہ تم جیسے نمونوں سے میری جان خلاصی ہو سکے۔۔"

ستھرے جواب پر ہنسی دبائے نوید آفس سے نکل گیا۔۔ جبکہ سیف نے سر جھٹکا تھا۔۔

"خود دبئی کے مزے لئے جا رہے ہیں۔۔ یہاں مجھے چھوڑ رکھا ہے ان اقبال کے عظیم شاہینوں کے ساتھ۔۔"

فائل پر نظر رکھے منہ ہی منہ میں بڑبڑانے کا کام بھی جاری تھا۔۔

www.Novelshub.pk

****

گھر میں قدم رکھتے ہی بھائی اور ابو کی آوازیں اسکے کانوں میں پڑیں۔۔

بھنوئیں اچکائے نا سمجھی سے وہ سیدھا ابو کے کمرے کی جانب ہی گئی۔۔ جہاں ابو بیڈ پر بیٹھے تھے جبکہ حیدر انکے قریب ہی کھڑا تھا۔۔

چہروں سے دونوں سخت سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔۔

چند لمحے انکی جانب خاموشی سے دیکھتے وہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔

"کیا ہوا ابو۔۔؟"

شہر بانو کی آواز پر بیک وقت دونوں نے اسکی جانب دیکھا۔۔

ابو کے چہرے پر مسکان پھیلی تھی جسے دیکھتی شہر بانو بھی مسکرا دی۔۔

"تم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔ میں ابو سے کچھ بات کر رہا ہوں۔۔"

حیدر کی بے زاریت پر دونوں باپ بیٹی کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔

ابو نے ایک نظر شہر بانو کے سنجیدہ چہرے پر ڈال کر ہاتھ آگے بڑھائے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔

"تم چلے جاؤ حیدر۔۔ میں تم سے کوئی بات کرنے کی ہمت نہیں رکھتا اب۔۔ میرے پاس جو کچھ تھا میں وہ تم پر لگا چکا ہوں۔۔"

www.Novelshub.pk

دوٹوک بات کرنے کے بعد ایک مرتبہ پھر سے ساکن کھڑی شہر بانو کو پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔

اب کی مرتبہ وہ مسکراتی انکے پاس بیٹھتی انکے بازو سے لگ گئی۔۔

حیدر نے اپنی طرف اٹھتی سخت نظر جبکہ بہن کی طرف اٹھتی ابو کی نرم نگاہیں اچھے سے محسوس کی تھیں۔۔

باپ بیٹی کو خود میں مصروف دیکھتا وہ تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔۔

اسکے جاتے ہی شہر بانو نے باپ کی جانب سنجیدہ انداز میں دیکھا تھا۔۔

"کیا کہہ رہے تھے بھائی۔۔

"تمہارا بھائی پاگل ہو چکا ہے۔۔اسے لگتا ہے میں کسی مِل کا مالک ہوں۔۔یاں میرے پاس حاتم تائی کا خزانہ چھپا پڑا ہے۔۔"

غم وغصے کی بات کو انہوں نے ہنسی میں اڑایا تھا۔۔

"اب کیا چاہتے ہیں وہ۔۔"

ابو کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے گویا اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔۔

"بزنس شروع کرنا چاہتا ہے۔۔مجھے کہتا ہے میرے پاس سیونگز ہیں۔۔بھلا بتاؤ میری جو تھوڑی بہت پینشن ہے وہ میں تمہاری پڑھائی پر لگا دیتا ہوں۔۔اتنی بڑی رقم کہاں سے دوں اب اسکو۔۔"

سر جھٹکتے ابو نے ساری بات بتائی تھی۔۔

www.Novelshub.pk

"انکی عادت ہے۔۔ دو چار مہینے بعد ان پر بزنس کا بھوت سوار ہو جاتا ہے۔۔ اور یقیناً یہ انکی زوجہ کی ہی پشت پناہی ہے۔۔"

"او میں اسکا باپ ہوں۔۔ بیوی پہلے آئی تھی یا باپ؟۔۔ اسکے کہنے پر اپنے باپ سے باز پرس کرنے آن پہنچا۔۔"

انہیں ہلکے غصے میں دیکھتے شہر بانو نے بھائی کی عقل پر سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

"آپ فکر مت کریں ابو۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ کچھ دن بعد خود ہی نارمل ہو جائیں گے۔۔ آپ غصہ تھوک دیں۔۔"

کندھوں پر اپنے بازو پھیلائے شہر بانو نے انکا طیش کم کرنے کی کوشش کی۔۔

"میں ٹھیک ہوں میری بانو۔۔ اٹھو تم منہ ہاتھ دھو لو پھر کھانا مل کر کھاتے ہیں۔۔"

مسکرا کر کہنے پر شہر بانو اپنا بیگ پکڑتی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔

بیڈ پر بیٹھے آیاز صاحب گہری سوچ میں مبتلا اپنی بیٹی کے بارے میں سوچنے لگے۔۔

****

"میم۔۔ آپکے لئے کال ہے سر کی۔۔"

آفس میں بیٹھیں وہ سامنے پڑے لیپ ٹاپ میں غرق تھیں جب سیکرٹری نے فون پکڑے انکو اطلاع دی۔۔

www.Novelshub.pk

کچھ یاد آنے پر ہاتھ ہولے سے سر پر مارتے انہوں نے سیکرٹری سے فون پکڑا۔۔

"نور۔۔"

پیار بھرا انداز تھا۔۔

مقابل کی آواز سنتے ہی چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

"ہاں مجھے یاد تھا۔۔کام میں ایسی مصروف ہوئی کہ ذہن سے محو ہو گیا۔۔اور میرا فون سائلنٹ پر تھا۔۔معذرت کہ آپکو انتظار کرنا پڑا۔۔"

نرم لہجے میں تفصیلی بات بتائی تھی۔۔

"آپ مجھے میٹنگ کا بتائیں۔۔کیسی رہی۔۔؟"

توجہ مکمل فون کی جانب رکھے وہ جواب کا انتظار بے تابی سے کرتی دکھائی دے رہی تھیں۔۔

"ویری ویل ڈن۔۔مجھے یقین تھا یہ ڈیل بھی ہماری ہی ہو گی۔۔آپکی محنت ہمیشہ کی طرح رنگ لائی ہے۔۔"

جواب پاتے ہی چہرے کا رنگ خوشی سے کھلا تھا۔۔مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔

"آرام کریں آپ۔۔بعد میں بات ہو گی۔۔جلد واپسی کو یقینی بنائیں اب۔۔اللہ حافظ۔۔"

الوداعی کلمات کے بعد فون میز پر رکھتے، سر آسمان کی جانب اٹھائے تشکر سے آنکھیں بند کی تھیں۔۔لب مستقل مسکراہٹ لئے ہوئے تھے۔۔

****

www.Novelshub.pk

میٹنگ برخاست ہو چکی تھی۔۔

فیروز نعمان اپنے بزنس پارٹنر کے ہمراہ میٹنگ روم سے نکلتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

"دی ڈیم این-کے۔۔"

لب و لہجے سے خوب غصہ محسوس ہو رہا تھا۔۔

"کیا تم نے اسکی پرفارمنس دیکھی تھی۔۔ دن رات کی محنت لگ رہی تھی۔۔ عبداللہ علی کو ایسے لوگ ہی تو چاہیے۔۔"

فیروز کے پارٹنر کی بات پر اس نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"کہنا کیا چاہتے ہو۔۔ ہم محنت نہیں کرتے۔۔؟"

"کرتے ہیں۔۔ مگر این-کے سے کم۔۔ ہمیں اس کے پوائنٹس سے ہیلپ لینی چاہیے۔۔ اور اپنے بزنس پر اپلائے کرنا چاہیے۔۔"

"نو وے۔۔ میں کسی کے رولز فالو کرنے کا حامی نہیں ہوں۔۔ اور تم اسکی تعریفیں کم کرو ورنہ میرے سامنے سے چلے جاؤ۔۔"

www.Novelshub.pk

کمرے کے سامنے رکتے تنبیح نگاہوں سے پارٹنر کو دیکھا تھا۔۔

کارڈ لگائے دروازہ کھلتے ہی، اندر داخل ہوتے اپنے پیچھے زور سے دروازہ بند کیا تھا۔۔

کوٹ بیڈ پر پھینکتا وہ بھی بیڈ پر دھپ سے دراز ہو گیا۔۔

آنکھیں ہلکی سرخ طیش کا پتا دے رہی تھیں۔۔

نظریں سیلنگ پر رکھے گہری سوچوں میں دکھائی دے رہا تھا۔۔

"بہت اڑ لیا۔۔ ناؤ اٹس ٹائم ٹو سفر۔۔"

****

فون کال بند کرتا وہ موبائل پینٹ کی جیب میں ڈالتا ہوٹل کی لابی کی طرف بڑھا۔۔

گرے ڈنر سوٹ میں ملبوس وہ خوبصورت قد کاٹھ کا مالک پہلی ہی نظر میں اپنے مقابل کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔

گندمی رنگت اور اس پر ہلکی داڑھی اور مونچھ چہرے کی خوبصورتی کو مزید بڑھاتی تھی۔۔

کالی اور شہد رنگ کا مکسچر لئے ہوئے آنکھیں تھیں۔۔ جو اندھیرے میں کالی جبکہ روشنی میں قدرے براؤن رنگ کی دکھائی دیتی تھیں۔۔ تیسری چیز سنجیدگی اور ذہانت تھی جو دیکھنے والے کو خاص طور پر محسوس ہوتی تھی۔۔

چوڑے شانے باقاعدگی سے جِم کرنے کی تصدیق کر رہے تھے اور اس پر مصداق اسکا لباس شخصیت کو مزید ابھار رہا تھا۔۔

www.Novelshub.pk

لمبے لمبے ڈگ بھر تا وہ لابی سے نکل ہی رہا تھا جب اپنے پیچھے کسی لڑکی کی آواز پر رکا۔۔

"ایکسکیوز می۔۔"

آواز پر گردن موڑے پیچھے دیکھا۔۔

بلیک سلیولیس گاؤن میں ملبوس وہ ماڈرن اور خوبصورت لڑکی تھی۔۔میک اپ اور کھلے بال مزید رعنائی بڑھا رہے تھے۔۔

پوری طرح اسکی جانب مڑتے اس نے گاگلز اتارے ایک آبرو چڑھائے، روکنے کی وجہ پوچھی۔۔

"آ۔۔مائی سیلف نتاشا۔۔نتاشا نواب۔۔عبداللہ علی کی نیو برینڈ ایمبیسیڈر۔۔"

ہاتھ آگے بڑھائے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔

ایک نظر اسکے ہاتھ کو دیکھتے اس نے اپنا ہاتھ نتاشا کے بڑھے ہاتھ سے ملاتے اگلے ہی لمحے پیچھے کرتے پینٹ کی جیب میں گھسا دیا۔۔

"نائس ٹو میٹ یو۔۔"

لبوں کو کھنچاؤ دیتے وہ مڑنے ہی والا تھا۔۔جب نتاشا کے دوبارہ مخاطب کرنے پر رکا۔۔

"عبداللہ کے ساتھ دیکھا تھا آپکو میٹنگ سے پہلے۔۔مگر ملاقات نہیں ہو سکی۔۔

کانگریجیولیشنز۔۔کافی اچھی پرفارمنس تھی۔۔"

www.Novelshub.pk

سرخ کئے ہونٹوں سے مسکراتے تعریف کی تھی۔۔ نظریں سامنے والے کے سنجیدہ چہرے پر تھیں۔۔اور ہٹنے کا نام نہ لے رہی تھیں۔۔

"شکریہ۔۔"

ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولتے گاگلز دوبارہ آنکھوں پر چڑھائے تھے۔۔

"آپکا تعارف۔۔"

نتاشا کے پوچھنے پر اس نے ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی۔۔

"نوریز کمال۔۔۔

ناولز حب

جاری ہے

www.Novelshub.pk